ع صِدّیق کے لئے ہے خدا کا رسولؐ بس!

سیّدنا صدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ ' علاّمہ اقبال کی نگاہ میں

—— مرتّب : طارق محمود ' جدہ ——

بات اعلیٰ و ارفع بھی ہو ' کہنے کا موقع و محل بھی ہو ' قوتِ بیان بھی ہو ' اور ایک ہی بات سے بہت سے نکات بھی عیاں ہو جائیں تو وہ فکرِ اقبال کہلاتا ہے ' جس کا ایک نمونہ ان کا درج ذیل شعر ہے ؎

سوزِ صدّیقؓ و علیؓ از حق طلب
ذرّۂ عشقِ نبیؐ از حق طلب

خالقِ کائنات (جلّ جلالہ) اور مقصودِ تخلیقِ کائنات (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ وآلہ واصحابہ وسلم) کے بعد جن انبیاء کرام کا ذکر خیر کلامِ اقبال کو حیات بخشتا ہے ان میں ابوالبشر سیّدنا آدم ' ابوالانبیاء سیدنا ابراہیم اور سیّدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہم السلام شامل ہیں۔ ازاں بعد غایت درجہ عقیدت و احترام سے جن ہستیوں کا ذکر فکرِ اقبال کو منوّر اور مزیّن کرتا ہے ان میں سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ممتاز ہیں۔

۲۵ جمادی الاخریٰ کو سیّدنا صدّیق اکبر رضی اللہ عنہ کا یومِ وصال ہے اور فکرِ اقبال کے حوالے سے ان ہی کا تذکرہ آج باعثِ راحتِ جان ہے۔

اگر کوئی کہے کہ جنابِ صدیق رضی اللہ عنہ کی زندگی کو چند الفاظ میں بیان کرو تو بالیقین وہ حضرت علاّمہ کا یہ شہرۂ آفاق مصرع ہے ع

عقل قرباں کن بہ پیشِ مصطفیٰؐ

اور کوئی کہے کہ محرمِ رازِ درونِ مے خانہ کے مذکورہ بالا مصرع کے لئے کوئی عملی زندگی پیش کرو جو لمحہ بہ لمحہ اس کی صداقت کا ثبوت دے تو وہ بھی سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہی کی

ذاتِ ستودہ صفات ہے۔

بانگِ درا میں ۱۴ اشعار پر مشتمل جو عقیدت کے پھول عندلیبِ باغِ حجاز علامہ محمد اقبال نے اس ہستی کے بارے میں کہے کہ جو "افضل البشر بعد الانبیاء بالتّحقیق" ہے' ان میں سے صرف تین کا ذکر کر کے اپنے اور قارئین کرام کے ذوق و شوقِ محبّت کو جلا بخشنے کا سامان کرتا ہوں ؎

اتنے میں وہ رفیقِ نبوّت بھی آ گیا
جس سے بنائے عشق و محبّت ہے استوار
بولے حضور ؐ چاہیئے فکرِ عیال بھی
کہنے لگا وہ عشق و محبّت کا راز دار
اے تجھ سے دیدۂ مہ و انجم فروغ گیر
اے تیری ذات باعثِ تکوینِ روزگار!

ان اشعار کے بعد جو کچھ کہا وہ سیّدنا عالی جناب صِدّیق رضی اللہ عنہ کے عشقِ رسول کے ضمن میں ضرب المثل بن گیا ؎

پروانے کو چراغ ہے بلبل کو پھول بس
صِدّیق ؓ کے لئے ہے خدا کا رسول ؐ بس!

قرآنِ مجید میں سورۂ اخلاص کا مقام اور اُمّتِ محمّدیہ (علیٰ صاحبہا افضل الصّلوٰۃ و السلام) میں جناب سیدنا صِدّیق اکبر رضی اللہ عنہ کا مقام ہر صاحبِ مقام پر عیاں ہے۔ اور اگر جناب صدّیق اکبر رضی اللہ عنہ خواب میں سورۂ اخلاص کی تفسیر اُس شخص کو سمجھائیں جس نے اپنے متعلق کہا ؎

برہمن زادۂ رمز آشنائے روم و تبریز است

تو پھر پتہ چلتا ہے کہ اس شخص کے اس عہد میں حکیم الاُمّت کے عہدۂ جلیلہ پر فائز ہونے کے روحانی اسباب کیا تھے۔

مثنوی اسرار و رموز کے آخر میں "خلاصۂ مطالبِ مثنوی در تفسیر سورۂ اخلاص" کے عنوان سے علامہ محمّد اقبال نے اسرار و رموز کا بیان کیا ہے جو سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

نے انہیں سمجھائے۔ ان میں سے پہلے چار اشعار کا ذکر کرتا ہوں ؎

من شَبے صدّیق ؓ را دیدم بخواب
گُل ز خاکِ راہِ اُو چیدم بخواب
آں اَمَنَّ النَّاس بر مولائے ما
آں کلیمِ اوّلِ سینائے ما
ہمّتِ اُو کشتِ مِلّت را چو ابر
ثانیٔ اسلام و غار و بدر و قبر
گفتمش اے خاصّۂ خاصانِ عشق
عشق تو سر مطلعِ دیوانِ عشق

راقم الحروف اپنی کم مائیگی، شکستہ عملی اور تمنّائے لطف و کرم کے ساتھ جناب سیّدنا صدّیق رضی اللہ عنہ کی ذاتِ گرامی سے متعلق حضرت علامہ محمّد اقبال کے ان اشعار کو اللہ ربّ العزت کی ازلی وابدی رحمتوں سے لطف اندوز ہونے کے لئے بیان کرتا ہے ؎

معنیٔ حرفم کنی تحقیق اگر
بنگری با دیدۂ صدیق ؓ اگر
قوّتِ قلب و جگر گردد نبی (صلی اللہ علیہ وسلم)
از خدا محبوب تر گردد نبی (صلی اللہ علیہ وسلم)